سوال

(45) غروب آفتاب کے قریب نماز جنازہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب سورج غروب ہونے کے قریب ہو تو کیا اس وقت نماز جنازہ ادا کرنا درست ہے؟ کتاب وسنت کی رو سے واضح کریں۔ (ایک سائل : پتوکی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

ثلاثُ ساعاتٍ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہانا أن نصلی فیہن، أو أن نقبُرَ فیہن موتانا : حین تطلُع الشمسُ بازغةً حتی ترتفع، وحین یقوم قائمُ الظہیرة حتی تمیل الشمس، وحین تضیَّفُ الشمسُ للغروب حتی تغرب)

(صحیح مسلم، کتاب صلوة المسافرین، باب الاوقات التی نهی عن الصلوة فیها (293/831) ابوداوٗد (3192) نسائی (559'564'2012/ترمذی (1030) ابن ماجہ 1519 مسند ابو عوانہ 1/386 بیہقی 4/32 مسند الطیالسی (1001) مسند احمد 4/152)

"تین اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھنے اور مردے دفن کرنے سے منع کیا ہے جب سورج واضح طور پر طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے جب دوپہر کے وقت عین سر پر ہو حتی کہ غروب ہو جائے اور جس وقت غروب ہونے کے لئے مائل ہو رہا ہو حتی کہ غروب ہو جائے۔ "

بیہقی میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ علی بن رباح کہتے ہیں میں نے عقبہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا رات کو دفن کیا جا سکتا ہے۔ تو انہوں نے کہا ہاں ابو بکر رضی اللہ عنہ رات کے وقت دفن کئے گئے۔ یہ حدیث اپنے عموم کی بنا پر نماز جنازہ کو بھی شامل ہے اس لئے کہ وہ بھی صلاة (نماز) ہے۔ امام مالک، امام احمد اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ اجمعین کا بھی یہی قول ہے علامہ البانی فرماتے ہیں :

(ولا تجوز الصلوة علی الجنازة فی الاوقات الثلاثة التی تحرم الصلوة فیها الا لضرورة لحدیث عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ)

(احکام الجنائز، ص : 165)

"جن تین اوقات میں نماز ادا کرنا حرام ہے ان میں نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں سوائے ضرورت کے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا فہم بھی

اس مسئلہ میں یہی تھا۔"

محمد بن ابی حرملہ کہتے ہیں :

ن زینب بنت ابی سلمۃ توفیت وطارق امیر المدینۃ فاتی بجنازتہا بعد صلاۃ الصبح فوضعت بالبقیع قال وکان طارق یغلس بالصبح قال ابن ابی مرحلۃ فسمعت عبداللہ بن عمر یقول لاہلہا اما ان تصلوا علی جنازتکم الان واما ان تترکوہا حتی ترتفع الشمس)

(بیہقی، کتاب الجنائز، باب من کرہ الصلوۃ والقبر فی الساعات الثلاث 4/32، الموطا، کتاب الجنائز ص 188 مترجم)

"زینب بنت ابی سلمۃ فوت ہوگئیں اور اس زمانے میں مدینہ کے حاکم طارق تھے۔ نماز صبح کے بعد ان کا جنازہ لایا گیا۔ اور بقیع میں رکھا گیا اور طارق صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھاتے تھے ابن ابی حرملہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو سنا وہ زینب کے گھر والوں سے کہتے تھے، یا تو تم نماز جنازہ اب پڑھ لو یا اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔"

امام مالک نے اسی باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں :

(یصلی علی الجنازۃ بعد العصر وبعد الصبح اذا صلیتا لوقتہما)

(الاوسط لابن المنذر)

نماز جنازہ عصر کے بعد اور صبح کے بعد پڑھی جائے جب یہ دونوں نمازیں اپنے وقت میں پڑھی جائیں یعنی صبح اندھیرے میں پڑھی جائے اور عصر آفتاب زرد ہونے سے پہلے پڑھی جائے زیاد کو علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی :

(وان جنازۃ وضعت جنازۃ فی مقبرۃ أہل البصرۃ حین اصفرت الشمس، فلم یصل علیہا حتی غربت الشمس, فأمر أبو برزۃ رضی اللہ عنہ المنادي فنادی بالصلاۃ، ثم أقامہا، فتقدم أبو برزۃ فصلی بہم المغرب وفی الناس أنس بن مالک رضی اللہ عنہ وأبو برزۃ من الأنصار من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صلوا علی الجنازۃ) (بیہقی : 4/32)

"اھل بصرہ کے قبرستان میں سورج کے زرد ہونے کے وقت ایک جنازہ رکھا گیا اس پر جنازہ نہیں پڑھا گیا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا ابو برزۃ رضی اللہ عنہ نے موذن کو حکم دیا کہ وہ نماز کے لئے اذان کہے پھر اس نے اقامت کہی ابو برزۃ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر انہیں مغرب کی نماز پڑھائی اور لوگوں میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور ابو برزۃ رضی اللہ عنہ انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں سے موجود تھے پھر انہوں نے جنازہ پڑھا۔"

عبدالرحمٰن بن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں :

(وأُتِيَ بِجنازَةِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ : "صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمُ الآنَ، وَإِلَّا فَأَخِّرُوا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسِ) (الاوسط لابن المنذر : 5/396)

"رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا جنازہ نماز فجر کے بعد لایا گیا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا اپنے ساتھی پر اب جنازہ پڑھ لو وگرنہ اسے لیٹ کرو حتی کہ سورج طلوع ہو جائے۔"

مذکورہ بالا احادیث و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ سورج جب نکل رہا ہو یا عین سر پر ہو یا غروب ہونے کے قریب ہو تو نماز جنازہ وغیرہ ادا نہیں کرنا چاہیے۔ امام احمد، امام اسحاق بن راھویہ، امام مالک، امام اوزاعی، امام ابو حنیفہ وغیرہ ائمہ کا یہی نقطہ نظر ہے جیسا کہ تحفۃ الاحوذی 4/102 میں ہے۔

جب کہ امام شافعی فرماتے ہیں جن اوقات میں نماز مکروہ ہے ان میں جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(ترمذی مع تحفہ 4/102) کتاب الایام، باب القیام بالجنازۃ 1/279)

علامہ زیلعی فرماتے ہیں: ابوداؤد نے اس حدیث کو دفن حقیقی پر محمول کیا ہے انہوں نے اسے کتاب الجنائز میں ذکر کیا ہے اور اس پر باب باندھا ہے "باب الدفن عند طلوع الشمس وعند غروبھا" اور امام ترمذی نے اسے نماز پر محمول کیا ہے اسی لئے انہوں نے اس حدیث پر باب باندھا:

(باب ماجاء فی کراہیۃ صلوۃ الجنازۃ عند طلوع الشمس وعند غروبھا)

طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت نماز جنازہ کی کراھیۃ کے بارے میں اور امام ترمذی نے عبداللہ بن المبارک سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ اس حدیث میں:

(انقبر فیھن موتانا) کا معنی ہے "نماز جنازہ" اور اس معنی میں حدیث میں تصریح بھی آئی ہے امام ابو حفص عمر بن شاہین نے کتاب الجنائز میں خارجہ بن مصعب عن لیث بن سعد عن موسیٰ بن علی کی سند سے بیان کیا ہے کہ:

(نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نصلی علی موتانا عند ثلاث: عند طلوع الشمس الی آخرہ)

"کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین اوقات میں مردوں پر جنازہ پڑھنے سے منع کیا ہے۔"

طلوع شمس کے وقت الخ۔ علامہ مبارکپوری فرماتے ہیں "اگر کہا جائے کہ نماز جنازہ بھی تو نماز ہے اور ان اوقات میں ہر نماز منع ہے تو امام شافعی نے کیسے کہہ دیا ہے کہ ان اوقات میں نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا امام شافعی کے نزدیک ان اوقات میں ہر نماز منع نہیں بلکہ صرف وہ نمازیں منع ہیں جن کے لئے کوئی سبب نہیں اور جو اسباب والی نمازیں ہیں وہ ان اوقات میں جائز ہیں اور نماز جنازہ اسباب والی نمازوں میں سے ہے۔ (تحفۃ الاحوذی: 4/103)

جبکہ امام خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ "معالم السنن: 4/327 میں فرماتے ہیں۔

ان تین اوقات میں لوگوں نے نماز جنازہ ادا کرنے اور میت کو دفن کرنے کے جواز میں اختلاف کیا ہے اکثر اہل علم اس بات کی طرف گئے ہیں کہ ان اوقات میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے یہی قول عطا، نخعی، اوزاعی، ثوری، اھل الرائے، احمد اور اسحاق بن راھویہ کا ہے اور شافعی کے نزدیک دن یا رات کے کسی وقت بھی نماز اور میت کو دفن کیا جا سکتا ہے۔ اور جماعت کا قول حدیث کی موافقت کی وجہ سے اولیٰ ہے۔ امام ابن المنذر النیساپوری نے بھی اسی بات کو قبول کیا ہے۔ (الاوسط لابن المنذر 5/396)

اور راقم کے نزدیک بھی یہی بات اولی وانسب ہے کیونکہ اس کی تائید عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

علامہ عبدالرحمن مبارکپوری فرماتے ہیں "بعد نماز عصر اور بعد نماز فجر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے ہاں افتاب طلوع ہونے کے وقت اور غروب ہونے کے وقت اور ٹھیک دوپہر کو آفتاب کے کھڑے ہونے کے وقت نماز جنازہ پڑھنا نہیں چاہیے" (کتاب الجنائز: 48)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3۔ کتاب الجنائز۔ صفحہ 207